مختلف انعامی بانڈز اور قمار بازی کے کاروبار کی شرعی احکام

از: حضرت مولانا مفتی عبدالسلام چاٹگامی
(و) مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی

نمبر شمار	ذیلی عنوانات
ا۔	جوئے کے کاروبار میں فائدے کے شیطانی اعلانات
۲۔	جوئے اور قمار بازی کے نقصانات
۳۔ :	لاٹری کا ٹکٹ خرید کر انعام حاصل کرنے کا شرعی حکم
۴۔ :	اخباری معمے کے حل پر انعام ملنے کا شرعی جائزہ۔

عصر حاضر میں انعامی بانڈز، پرائز بانڈز اور دیگر مختلف قسم کے مروجہ قمار بازی کے کاروبار معاشرے میں رائج ہیں مذکورہ انعاموں کے ترتیب میں جوئے اور سود کے امیزش ہے۔ جس کی وضاحت شرعی نقطہ نظر سے ذیل سطور میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے واضح رہے کہ انعامی بانڈز کے متعلق دارالافتاء دارالعلوم کراچی کا فتویٰ بھی آخر میں منسلک کرلیا گیا ہے۔ (ادارہ)

واضح ہو کہ یہ حقیقت ہے کہ زمانہ کی جدت کے ساتھ ساتھ جس طرح ہر چیز کے اندر جدت اور تبدیلی آرہی ہے اس طرح سود کا کاروبار، جوا، اور سٹہ کے کاروبار میں بھی خاصی تبدیلی آگئی ہے لیکن ان کے کاروبار کے بنیادی عناصر کو دیکھا جائے تو ان کی اصلیت اور حقیقت وہی ہے جو سودی کاروبار اور قمار بازی میں ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ شیطان انسان کے خون اور رگوں میں دوڑتا ہے اور اس کو گمراہ کرنے کے لئے ہر ایسے حربے، طریقے اور راستے بتاتا ہے جس سے انسان راہ راست سے ہٹ جائے، صراط مستقیم سے دور ہوجائے۔ ''ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم'' اور یہ بھی قرآن میں ہے کہ شیطان انسان اور جنوں میں سے ہوتا ہے اور حال میں ظاہری یا خفیہ طریقے سے طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے شیطان اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہو کر اور کہہ کر کہ میں شیطان ہوں، دھوکہ نہیں دیتا بلکہ دلوں کے پاس جا کر شیطانی طریقے بتلاتا ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ شیطان جیسے صحیح عقائد اور ایمان سے ہٹانے کے لئے غلط اور باطل عقیدے کا سبق پڑھاتا ہے اسی طرح اعمال میں بھی صحیح اعمال سے ہٹانے اور دور کرنے کے ارادے سے بھی غلط اعمال کو مزین اور خوشنما کر کے پیش کرتا ہے حلال کو حرام بنا کر اور حرام کو حلال کی صورت میں پیش کرتا ہے اور لوگوں کی توجہات اپنی جانب مائل کرنے کے لئے نئے نئے ناموں اور عنوانات سے گمراہی پھیلاتا ہے۔ مثلاً زیر بحث مسئلہ قمار بازی اور جوئے کی جملہ اقسام قرآن وسنت کی رو سے حرام ہیں یہ تو بالکل واضح ہے اس لئے شیطان کبھی یہ کہہ کر کہ قمار بازی اور جوئے کے کاروبار

جائز ہیں مسلمان کے سامنے تو آنہیں سکتا تو اس نے سوچا اب اس کا نام بدل دیئے جائیں عنوانات بدل دیا جاوے تو لوگوں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے اس لئے اب تک قمار بازی کے معاملات میں جو نئے نام اور نئے عنوانات سے دھوکے دیئے جارہے ہیں وہ یہ ہیں۔

ا: مختلف کمپنیوں اور حکومت کے اداروں کی جانب سے مختلف ناموں سے انعامی بانڈز کے ذریعہ سرمایہ بڑھانے کی اسکیم اور قرعہ اندازی اور لاٹری کے ذریعہ سرمایہ کو تحفظ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ امیر بنانے والے پروگرام ہیں۔

۲: مختلف سرٹیفکیٹز جن کو خریدنے پر اسکیم کے تحت ماہانہ منافع کے وعدے کے ساتھ ساتھ سہ ماہی اور ششماہی قرعہ اندازی میں نام نکلنے پر لاکھوں سے ہزاروں روپے کے انعامات دینے کے اعلانات شامل ہیں۔

۳: مختلف اشیاء کے کاروبار کرنے والے دوکاندار جو اپنے کاروبار کو چمکانے اور فروغ دینے کے لئے قسطوں میں اشیاء فروخت کرتے ہیں اور اس میں بھی بعض ناجائز شرائط لگانے کے علاوہ یہ بھی کرتے ہیں کہ اپنی دکان میں قسطیں جمع کرانے والوں کے نام کی قرعہ اندازی کرتے ہیں اور جن لوگوں کے نام آتے ہیں انہیں مختلف مقدار کی رقوم یا بمقدار رقم مختلف اشیاء ان کی رقم کے تناسب سے دیتے ہیں مثلاً جس شخص نے لاکھ روپیہ کی گاڑی خریدنے کے واسطے قسطیں جمع کرانا شروع کردیں اگر دو ایک قسط کے بعد اس کے نام لاکھ روپے کا انعام نکل آیا ہے تو یہ شخص مجاز ہوگا چاہے لاکھ روپے کی گاڑی وصول کرے یا ایک لاکھ روپے وصول کرے یا دوسری چیز اس سے کم قیمت کی خریدے بقیہ پیسے وصول کرے یا زیادہ قیمت کی گاڑی خریدے ایک لاکھ سے زائد فرق دکاندار کو ادا کرے غرض آگے اس کو معاہدہ کے تحت قسطیں ادا کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور قرعہ اندازی میں جن لوگوں کا نام نہیں آتا وہ آخری قسطیں جمع کرانے کے بعد چاہے تو وہ مطلوبہ چیز وصول کریں یا اپنی رقم واپس لے لیں۔

۴: مختلف فرضی ادارے اور کمپنیوں کے شیئرز کی خرید وفروخت اور اس میں منافع دینے کے اعلان پھر قرعہ اندازی میں نام آنے پر لاکھوں سے لے کر ہزاروں تک کے انعامات دینے کی اسکیمیں یہ اور ان جیسے تمام انعامی بانڈز اور قرعہ اندازی، لاٹری، معمے کے پروگرام سب کاروبار، قمار بازی جوئے اور سودی لین دین ہونے کے بناء پر قرآن وسنت کی رو سے ناجائز اور حرام ہیں۔ لیکن شیطان اور اس کی اولاد نے چونکہ ہمارے ہوشیار اور چالاک تاجروں کو سادہ لوح مسلمانوں کو یہ سمجھا دیا ہے کہ قمار بازی کے کاروبار میں منافع اور فائدے دوسرے کاروبار کے مقابلہ میں چونکہ زیادہ ہیں لہٰذا انہیں کو اختیار کرنا مناسب ہے پھر وہ خدا اور رسول ﷺ کے احکام کو بھی پامال کردیتے ہیں۔ "فانا للہ وانا الیہ راجعون"

جوئے کے کاروبار میں فائدے کے شیطانی اعلانات:۔

ا: انعامی بانڈز اس طرح ان جیسے دوسری اسکیموں کے تحت کہ جن آسامی کے نام قرعہ اندازی میں نکل آتے ہیں وہ اگر جمع شدہ پانچ روپے سے لے کر ہزار روپے کے بدلہ میں لاکھوں روپے کما سکتے ہیں اس میں کیا حرج ہے جب کہ نقصان بالکل نظر نہیں آتا۔

۲: پھر اگر قرعہ اندازی میں نام نہیں بھی آیا تو سرمایہ تو محفوظ ہے دوسری یا تیسری یا کسی بھی قرعہ اندازی میں نام آنے کا امکان تو باقی رہتا ہے

۳: انعام حاصل کرنے والا بدحال آدمی بلا محنت ومشقت معمولی رقم کے بدلہ میں یکدم خوشحال بن جاتا ہے یہ بہت بڑا فائدہ ہے۔

۴: انعام حاصل کرنے والا غریب آدمی جس کو امیر بننے کی خواہش تھی اپنے دیرینہ افلاس اور غربت کو ختم کر کے منٹوں میں امیر بن جاتا ہے۔

۵: نیز انعامی بانڈز خریدنے پر حکومت کی جانب سے عائد کردہ انکم ٹیکس سے بچت ہو جاتی ہے واضح رہے کہ قمار بازی اور جوئے کے یہ وہ فوائد اور منافع ہیں جو ہمارے زمانہ کے شیطان اور ان کے پیروکار لوگوں کو بتاتے ہیں۔

اب رہا یہ کہ شیطان اور اس کے پیروکاروں کے ان خوشنما دھوکے اور ناپاک منصوبوں میں واقعی فائدے زیادہ ہیں یا نقصان زیادہ یہ تو آپ انشاء اللہ العزیز چند سطروں کے بعد ملاحظہ فرمائیں گے لیکن جب ہمارے خالق، مالک رب العالمین نے قمار بازی اور اس کے جملہ اقسام کے بارے میں بتا دیا ہے کہ اس میں بعض منافع تو ہیں لیکن اس میں تمہارے نقصانات زیادہ ہیں۔ اور یہ شیطانی عمل ہیں اور تمہارے لئے حرام ہیں پھر مسلمانوں کو کیا اختیار رہ جاتا ہے کہ اس میں صرف فائدے کی باتوں کو اچھالتے رہیں اور اس کے جواز کے لئے راہ تلاش کرتے پھریں اور شیطان کی طرف داری کریں یہ تو کسی مسلمان کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔

جوئے اور قمار بازی کے نقصانات:۔

قرآن کریم کی آیت اور اس کی تشریح گزر چکی ہے۔ اللہ رب العالمین نے واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے:،،،

ا: شراب اور قمار بازی سب گندے اعمال ہیں۔

۲: شیطان کے کاروبار ہیں۔

۳: انہی امور کے ذریعہ شیطان تمہیں آپس میں لڑانا چاہتا ہے باہمی دشمنی اور عداوت پیدا کرنا چاہتا ہے۔

۴: ان کے ذریعہ سے اللہ کے احکام اور اس کے ذکر اور نماز سے دور رکھنے کی سعی کرتا ہے اور کے علاوہ رسول ﷺ نے اور اصحاب کرام نے اور ان کے بعد آئمہ مجتہدین نے جو نقصانات بتائیں ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمالیں۔

☆ جوئے کے اندر یہ خرابی بھی ہے کہ اس میں دوسرے کا مال باطل اور ناجائز طریقے سے حاصل کیا جاتا ہے، جو کہ ممنوع اور حرام ہے حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے۔ ''ولاتأ کلوا اموالکم بینکم بالباطل'' ترجمہ: یعنی دوسرے کا مال باطل اور غلط طریقے سے مت کھاؤ۔

☆ نیز حدیث میں ہے، رسول ﷺ نے فرمایا: ''ان رجالا یتخوضون فی مال الغیر بغیر حق فلھم النار'' ترجمہ: یعنی لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو دوسرے کا مال ناحق ہڑپ کر جاتے ہیں پس ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔

☆ نیز رسول ﷺ نے فرمایا: ''من قال لصاحبه تعال أتامرک فلیتصدق (الزواجر عن اقتراف الکبائر ص ۱۹۸، ج ۲) جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آئیے تمہارے سے جوا کھیلتے ہیں پس اس کا کفارہ یہ ہے کہ کچھ صدقہ کر دے یعنی قمار بازی کی دعوت دینا بھی اتنا گناہ ہے کہ اس کے کفارہ کے لئے صدقہ کرنے کا حکم ہے اب اندازہ کیجئے جو لوگ قمار بازی جوا کے معاملے کو اپنے معاش اور

زندگی کا کاروبار بنائے ہوئے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہوگا۔

☆ حدیث میں ہے ان کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

☆ جوئے کا کاروبار نصِ قطعی قرآن سے حرام ہے جو بھی اس کی حرمت سے انکار کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اگر توبہ نہیں کرتا تو ایسا شخص واجب القتل اور گردن زنی کا مستحق ہوتا ہے اور اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

☆ اور جو لوگ جوئے کے کاروبار کو حرام جانتے ہیں لیکن مال اور دولت کی حرص میں آ کر اسے چھوڑتے نہیں وہ حرام کی کمائی کر رہے ہیں اور وہ فاسق ہو جاتے ہیں توبہ ان پر لازم ہے ورنہ گناہ کے بدلے جہنم میں جانا اس کی سزا ہے۔

☆ قمار بازی اور اسی قسم کے کاربار کی وجہ سے معاشرہ میں بگاڑ اور فساد پیدا ہوتا ہے۔

☆ دل میں مال کی حرص پیدا ہو جاتی ہے اور بڑھتی رہتی ہے۔

☆ جوا اور قمار بازی اگر دو آدمیوں کے درمیان ہے تو ظاہر ہے ہار جیت میں ایک کا فائدہ ہے دوسرے کا نقصان ہے اور چند آدمیوں کے درمیان ہے تو اس میں بعض کا فائدہ ہے اور بعض کا نقصان ہے اور فائدہ بھی اس طرح ہے کہ دوسرے کو نقصان میں ڈال کر۔۔۔ لیکن اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا کہ دوسرے کو اس طرح ناجائز ضرر اور نقصان پہنچا کر خود فائدہ اٹھاؤ دوسرے کو فقیر بنا کر خود مالدار بن جاؤ

☆ اور جن کمپنیوں نے انعامی بانڈز کا سلسلہ شروع کیا ہے ان میں بے شمار لوگ حصہ لیتے ہیں خواہ امیر ہو یا غریب، امیر اور دولت مند بننے کا شوق کسی کو نہیں ہوتا اس لئے جن افراد نے کسی کمپنی کے نام سے ادارہ کھولا ہے وہ لوگوں کو جمع شدہ رقم سے جائز و ناجائز ہر قسم کے کاروبار کرتے ہیں سودی کاروبار بھی کرتے ہیں کچھ پیسے سودی اداروں میں جمع رکھتے ہیں اور لوگوں کو سود پر قرضے دیتے ہیں غرض مختلف طریقوں سے ادارہ کے لوگ منافع کماتے ہیں پھر جتنا منافع ملتا ہے اس میں ایک معمولی حصہ قرعہ اندازی میں نہیں نکلتا ان کا اصل سرمایہ تو محفوظ رہتا ہے لیکن اس پر مختلف طریقوں سے جو منافع کمپنی نے حاصل کیا ہے اس میں سے لاکھوں افراد جن کے سرمائے سے منافع کمایا ہے ان کو محروم کر دیتے ہیں کمپنی اور ادارہ کے افراد نے جن لاکھوں افراد کے سرمایہ سے منافع کمایا اور منافع کا ایک حصہ قرعہ اندازی میں نام آنے والے چند افراد کے درمیان تقسیم کیا باقی منافع خود بلا کسی سرمایہ ڈالے کھا گئے اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ لاکھوں افراد کو نقصان پہنچا کر اگر چند افراد کو فائدہ ہوا ہے تو یہ فائدہ ہے یا نقصان؟ اس سلسلے میں ہر ذی شعور اور صاحبِ عقل یہی کہے گا کہ جس کاروبار سے اکثریت کو نقصان پہنچا ہے تو یہ درحقیقت کوئی فائدہ مند کاروبار نہیں ہے بلکہ نقصان دہ کاروبار ہے۔

☆ نیز انعامی بانڈز اور قمار بازی کے معاملات میں جیسا کہ غریب اور کم سرمایہ والے حصہ لیتے ہیں اس طرح امیر طبقہ اور سرمایہ دار بھی حصہ لیتے ہیں بلکہ امیر طبقہ اور سرمایہ دار طبقہ سے زیادہ انعامی بانڈز اسی طرح کے شیئرز خرید لیتے ہیں تاکہ قرعہ اندازی میں نام نکلنے کا امکان زیادہ سے زیادہ یقینی ہو مثلاً۔۔۔ ایک کم سرمایہ دار ایک ایک ہزار کے پانچ ہزار کے انعامی بانڈ پانچ ٹکٹ کے شیئرز خرید لیتے ہیں دوسرا زیادہ سرمایہ دار ایک ایک ہزار کے لاکھ دو لاکھ روپے کے ٹکٹ، یا شیئرز خرید لیتے ہیں تو ایسے حالات میں جو بیوپاری زیادہ سے زیادہ

سرمایہ کے حصے خریدتا ہے قرعہ اندازی میں اس کا نام نکلنے کا امکان 80 سے 90 فیصد ہے اور جس نے پانچ ہزار روپے کے پانچ ٹکٹ خریدے ہیں اس کے نام نکلنے کا امکان زیادہ سے زیادہ پانچ سے دس فیصد تک ہے۔لہٰذا نتیجہ یہ نکلے گا کہ انعامی بانڈز یا اس طرح قمار بازی اور سٹے کے معاملات میں زیادہ زیادہ سے فائدے اور منافع سرمایہ داروں کو پہنچتے ہیں نہ کہ کم سرمایہ والے افراد کو یعنی امیر تو امیر تر بنتا جاتا ہے اور غریب طبقے کے لوگ جو پانچ ،دس ہزار روپے کا کاروبار کر کے جائز منافع کما سکتے ہیں اس سے بھی وہ محروم رہ جاتے ہیں یہ ان کا زبردست نقصان ہے نیز سرمایہ داروں کو جو فائدے نظر آرہے ہیں حقیقت میں یہ کوئی فائدے نہیں ہے بلکہ جوا اور سود کی وجہ سے ان کے لئے بھی نقصان کا کاروبار ہے کیونکہ ناجائز آمدنی حرام آمدنی ہے۔اس سے وہ تمام نقصانات ہوتے ہیں جن کا ذکر گزشتہ صفحات میں ہوا ہے اس واسطے شریعت نے تجارت اور خرید وفروخت کے ذریعہ مال حاصل کرنے کو حلال قرار دیا ہے۔لیکن جوئے اور قمار بازی کے ذریعے مال حاصل کرنے کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔غرض قمار بازی یا جوئے اور قمار بازی کے جتنے اقسام مختلف ناموں سے اس وقت رائج ہے سب کے سب ناجائز وحرام ہیں اور اس سے ملک کی پوری دولت چند امیروں کے ہاتھ جمع ہو جاتی ہے کم سرمایہ دار اور غریب طبقہ نقصان پذیر ہوتے ہیں اسلام نے اس ناپسندیدہ عمل قرار دیا ہے۔کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو جاوے۔

☆ جوئے اور سٹہ کے کاروبار میں یہ بھی نقصان ہے کہ بعض لوگوں کو کچھ مال تو مل جاتا ہے لیکن چونکہ لوگوں کی اکثریت منافع اور فائدے بلکہ بعض دفعہ اصل سرمائے سے بھی محروم ہو جاتے ہیں تو یہ معاملات معاشی ناہمواری اور ظلم وزیادتی کے سبب بنتے ہیں۔

☆ جوئے اور سٹے کے کاروبار کو فروغ ملنے سے یہ بھی نقصان ہے کہ اس سے لوگوں میں حلال روزی کمانے کے محنت ومشقت کی طرف توجہ کم ہو جاتی ہے بلا محنت ومشقت پیسے کمانے اور دولت مند بن جانے کی خواہش میں پڑ جاتے ہیں حالانکہ قرآن مجید وحدیث میں کسب حلال کے لئے محنت ومشقت کرنے کا حکم آیا ہوا ہے۔

☆ مذکورہ بالا تمام خرابیوں اور نقصانات کے مقابلہ میں ان فوائد کو بھی دیکھا جائے جو کہ جوئے اور سٹے کے کاروبار میں بعض افراد کو حاصل ہوتے ہیں اور جوئے اور سٹے کے کاروبار کو فروغ دینے والے بتاتے ہیں۔پھر نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایسے کاروبار نہیں کرنے چاہیے انہیں غیر قانونی قرار دینا چاہیے۔کیونکہ ایسے موقع پر شریعت کا اصول یہ ہے کہ جس کام میں منافع کے مقابلہ میں ضرر زیادہ ہو نفع سے نقصان زیادہ ہوں یا ضرر منافع دونوں مساوی ہو تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا تا کہ نقصان اور ضرور سے بچا جا سکے جب کہ جوئے اور سٹے کے معاملات میں تو ننانوے فیصد نقصان ہے اور ایک فیصد نفع ہے۔

☆ پھر اس جیسے کاروبار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا گناہ الگ ہے۔

☆ ملک اور ملک کے افراد کا زبردست مالی نقصان ہے۔

☆ اخلاقی نقصان ہے۔

☆ نیز قمار بازی کے جملہ اقسام میں جب قرعہ اندازی میں انعام مل جاتا ہے تو اس میں سود کی حقیقت اور اس کے احکام بھی آجاتے ہیں

لہٰذا جتنی دینی ودنیاوی نقصانات سوداور سود خوری میں پائے جاتے ہیں اتنے نقصانات جوئے اور سٹے کے کاروبار میں پائے جاتے ہیں

☆جب آدمی جوئے اور سٹے کے کاروبار میں حصہ لیتا ہے پھراس سے دینی حمیت وغیرت ختم ہو جاتی ہے۔ بے غیرت، بے حیا، بے شرم بن جاتا ہے۔

☆پھر اگراسی نے توبہ نہیں کی تو آہستہ آہستہ ایمان اور اسلام کی حقیقت اس سے سلب ہو جاتی ہے جس کو جنت کے لئے بنایا گیا تھا وہ اپنے اعمال وکرتوت کے بدلہ میں جہنم میں جانے کا مستحق بن جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں اور تمام مسلمانوں کونجات دے اور ہمیں ہدایت نصیب فرمائے اور جوئے اور قمار بازی کے جتنے اقسام اس ملک میں رواج پذیر ہوگئے ہیں ان کے نقصانات اور برائیاں ہمارے دلوں میں ڈال دیں۔(ماخوذ از: جواہر الفتاویٰ)

پرائز بانڈ کے متعلق دارالافتاءدارالعلوم کراچی کا فتویٰ:۔

پرائز بانڈ (انعامی بانڈ) جو کہ حکومت پاکستان پچاس (۵۰،۱۰۰) پانچ سوروپیہ کی قیمت میں جاری کرتی ہے اوراس پر قرعہ اندازی کے ذریعے حکومت پچاس ہزار سے لے کردوسوروپے تک کے انعامات بانڈز خریداروں میں تقسیم کرتی ہے اور بانڈز کی اصل رقم بھی محفوظ رہتی ہے۔اور جب چاہے خریدار بانڈز کیش (Cash) بھی کرا سکتا ہے۔کے بارے میں شریعت مطہرہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عطافرما کر ہماری رہنمائی فرمائیے۔اورہمیں پریشانی سے نجات دلایئے ہمیں امید ہے کہ آپ ان سوالوں کے جلد ازجلد مفصل جوابات عطا کر کے ہمیں حق باطل میں تمیز کرنے کا معیار عطافرمائیں گے۔

سوالات درج ذیل ہیں۔

سوال نمبر1: کیاانعامی بانڈز ملنے والاانعام ربوا ہے؟اوراگر یہ ربوا ہے تو ربوا کی کون سی قسم ہے۔"ربواالنسیۃ یا ربواالفضل؟"

سوال نمبر2: امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک ربوالفضل کی حرمت کی علت جنس میں اتحاداور قدر معروف (کیل یاوزن) میں زیادتی ہے۔ اور یہ ان چیزوں میں ہوسکتا ہے جن کی بیع ناپ کر یاوزن سے کی جاتی ہے امام شافعیؒ کے نزدیک ربوالفضل سونے چاندی یا کھانے پینے کی چیزوں میں ہوسکتا ہے۔امام مالکؒ کے نزدیک ربوالفضل ان چیزوں میں ہوسکتا ہے جن میں غذائیت یا قابل ذخیرہ ہوں اور امام حنبلؒ کے نزدیک ربوالفضل صرف ان چیزوں میں ہوسکتا ہے جن کی بیع ناپ تول سے کی جاتی ہے جب کہ انعامی بانڈز ایک عددی چیز ہے جس کی بیع گن کر کی جاتی ہے۔کیااس کے باوجود یہ ربواالفصل ہے؟

سوال نمبر3: ربواالنسیۃ (ادھاروالاسود) میں آئمہ اربعہ اس بات پر متفق ہے کہ جس قرض میں ایک معین مدت کے بعد اصل رقم سے زائد رقم لینے کی شرط رکھی جائے اور زائد رقم کی مقدار بھی معین ہو ور بواالنسیۃ کی تعریف سے معلوم ہوا جس میں ایک شخص معین پر دوسرا شخص معین رقم معین کے اضافے کی شرط لگائے وہ ربواالنسیۃ ہے۔جب کہ انعامی بانڈز میں مدت کے عوض اضافہ کی شرط نہیں ہوتی ہے کیا اس پر ربواالنسیۃ کی تعریف صادق آتی ہے۔؟

سوال نمبر 4: اور کیا بغیر شرط لگائے اگر مقروض قرض خواہ کو اصل رقم سے کچھ زائد رقم دے تو کیا یہ جائز نہیں ہے؟

سوال نمبر 5: اکثر علماء یہ دلیل دیتے ہیں کہ فقہ کا مشہور اصول ہے ''المعروف کالمشروط'' کہ جو چیز معروف ہو وہ مشروط کی طرح ہے یعنی جو چیز لوگوں میں رائج ہو اور پہلے سے ذہنوں میں طے شدہ ہو وہ ایسی ہے جیسے کہ زبانی شرط لگانا، اس صورت میں اگرچہ انعامی بانڈز لینے والے اس پر سود لینے کی شرط نہیں لگاتے۔ لیکن ہر انعامی بانڈ والے کے ذہن میں یہی ہوتا ہے کہ قرعہ اندازی کے ذریعے مجھے اپنی اصل رقم سے زائد رقم مل جائے۔ گو کہ بانڈز کا خریدنے والا بالفصل اصل سے زائد رقم لینے کی شرط نہیں لگاتا لیکن عرف اس کا قائم مقام ہے کہ وہ شرط لگا رہا ہے اس لئے بطور انعام اس کو جو رقم ملے گی وہ سود رہی ہے۔ جب کہ موجودہ بانڈز کے طریق کار میں حکومت کسی خاص خریدار یا تمام خریداروں سے سودی معاہدہ نہیں کرتی ہے اگر حکومت کا طریق کار یہ ہوتا کہ وہ تمام خریداروں کو اصل رقم سے کچھ زائد ادا کرتی تو پھر بانڈز خریدتے وقت خریدار شرط لگاتا یا نہ لگاتا عرف کی وجہ سے اس کی شرط تسلیم کی جاتی اور رقم زیادتی سود ہوتی جیسے سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ جب انعامی بانڈز کا ہر خریدار حکماً اس شرط کے ساتھ بانڈ نہیں خریدتا کہ اس کو لازماً انعام ملے گا حکومت ہر خریدار کو انعام نہیں دیتی نہ اس کا رواج ہے اور نہ یہ عرف اور جو چیز عرف نہ ہو وہ شرط بھی نہیں بن سکتی البتہ عرف یہ ہوگا کہ لاکھوں خریداروں میں سے چند خریداروں کو انعام ملتا ہے۔ اور ہر خریدار انعام کی امید میں بانڈز خریدتا ہے اور انعام کی امید انعام کی شرکت مترادف اور قائم مقام نہیں ہے اور جس خریدار کے نام انعام کا قرعہ نکلتا ہے انعام کی امید رکھنے کے باوجود اس کے وہم وگمان میں بھی یہ نہ ہوتا کہ اس کو انعام مل جائے گا کیا پھر بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ اس نے بانڈز خریدنے کے وقت حکماً اس زائد رقم کو لینے کی شرط لگائی تھی اس لئے یہ زائد رقم سود ہے اور فقہ کا اصول ''المعروف کالمشروط'' کا اس پر اطلاق ہوگا۔

سوال نمبر 6: واضح رہے کہ انعامی بانڈز میں انعام کی رقم ایک مقرر نہیں دوسو سے لے کر پانچ لاکھ تک چھوٹی بڑی انعام کی متعدد رقمیں ہیں اور کوئی پتہ نہیں کہ اس کو کیا انعام ملے اول تو خریدار کو یہ یقین ہی نہیں ہوتا کہ اس کو انعام ملے گا صرف انعام کی امید اور خواہش ہوتی ہے پھر انعام ملنے کی تقدیر پر یہ پتہ نہیں کہ اس کو ان متعدد انعامات میں سے کون سا انعام ملنے والا ہے۔ اگر فرض کیا کہ بانڈز خریدار کو دوسو روپے کا انعام مل گیا تو کیا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ اس نے یہ انعامی بانڈز اس شرط پر خریدے تھے کہ حکومت اس کو دوسو روپے زائد ادا کرے گی کیا اس صورتحال میں بھی فقہ کا قاعدہ المعروف کالمشروط کا اس پر اطلاق ہوگا جب کہ حکومت ہر خریدار کو دوسو روپے زائد ادا نہیں کر رہی ہے بلکہ بعض کو کچھ انعام مل رہا ہے اور ہزاروں ایسے بھی ہے جنہیں کوئی انعام ہی نہیں ملتا کیا پھر بھی یہاں عرف کے قاعدے کا اطلاق ہوگا

سوال نمبر 7: اگر یہ فرض کیا جائے کہ حکومت عوام سے انعامی بانڈز کے ذریعے قرض لیتی ہے اور اس رقم کو جمع کر کے اس سے ملنے والا سود قرعہ اندازی کے ذریعے لوگوں میں انعام کی شکل میں تقسیم کرتی ہے قرض کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک مدت معین کے لئے رقم لی جائے اور اس رقم پر سود دینا ہو تو اس مدت کے گزرنے کے بعد سود دیا جائے جب کہ انعامی بانڈز کے لین دین میں مدت کا تعین نہیں ہوتا اور آدمی کسی بھی وقت کیش کرا سکتا ہے کسی نقصان یا زیادتی کے بغیر کیا اس کے باوجود اس خریداری کو قرض قرار دیا جاسکتا ہے؟

سوال نمبر 8: علماء احناف کے نزدیک قمار کی تعریف یہ ہے کہ جس میں جانبین سے شرط ہو یعنی جس عقد یا کھیل میں ہر فریق کو فائدہ یا نقصان لازم ہو وہ قمار ہے نیز فقہاء احناف نے تصریح بھی کی ہے کہ گھوڑا دور، شتر سواری پیدل چلنے اور تیر اندازی میں ایک جانب سے نفع یا نقصان کی شرط ایک جانب سے بھی جائز نہیں ہے اور یہ بھی حکماً قمار ہے کیا انعامی بانڈز کے انعامات میں قمار ہے جب کہ اس میں شرط نہیں ہے نہ دونوں جانب سے اور نہ ایک جانب سے نہ بانڈز کی خریداری کے لئے کوئی شرط ہے اور نہ فروخت کے لئے اور بیچنے اور خریدنے والے دونوں فریقین میں سے کسی ایک کو بھی نفع یا نقصان لازم نہیں ہے اور یہ انعام کیا بالکل ایسا ہی نہیں جیسے بعض کمپنیاں شربت کی بوتل پر گلاس مفت دیتی ہے یا بعض کمپنیاں ٹوتھ پیسٹ کی دو عدد کی خریداری پر تیسرا مفت دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

کیا ہم یوں نہیں کہہ سکتے کہ حکومت خریداری کا شوق بڑھانے کے لئے یا ترغیب دینے کے لئے انعامات جاری کرتی ہو جس میں نہ کوئی شرط ہے نہ خریدنے والے کا کوئی استحقاق ہے کیونکہ یہ صرف بیع ہے نہ قرض ہے نہ شراکت۔ جب کہ خریداروں نے حکومت سے کوئی عقد شراکت نہیں کیا ہے انہوں نے صرف بانڈز کا عقد بیع کیا ہے کیا اس کے باوجود اس میں سود یا قمار کا شائبہ ہے؟ جناب مفتی صاحب مجھے امید ہے کہ آپ سوالات کا مفصل جواب دے کر ہماری صحیح رہنمائی فرمائیں گے۔ (مستفتی محمد احمد قادری لانڈھی)

الجواب: حامداً ومصلیاً:

آپ کے سوالات پر غور کیا گیا غالباً آپ نے انعامی بانڈز کی سکیم کا رول اور اس میں متعلق دیگر تحریرات کا مطالعہ نہیں فرمایا ورنہ شاید اس قدر سوالات قائم کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی چنانچہ انعامی بانڈز کی اسکیم کے متعلق جو تحریرات ہمارے یہاں محفوظ ہیں ان میں غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ حکومت ہر انعامی بانڈ والے شخص سے اس کے دیئے ہوئے قرضوں پر سود دینے کا معاہدہ تو نہیں کرتی لیکن انعامی بانڈز حاصل کرنے والے تمام افراد سے بحیثیت مجموعی یہ بات بہر حال طے ہے کہ وہ انہیں انعام ضرور تقسیم کرے گی اگر وہ ایسا نہ تو انعامی بانڈز رکھنے والا ہر فرد انعام تقسیم کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے بلکہ وہ بذریعہ عدالت بھی حکومت کو انعام تقسیم کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں اس تفصیل سے انعامی بانڈ کی اسکیم کی پوری حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انعامی بانڈ کی رقم حکومت پر قرض ہے جس کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں جب چاہیں لے سکتے ہیں اور انعامی بانڈ رکھنے والوں کو بصورت انعام جو کچھ ملتا ہے وہ اس قرض پر ملتا ہے اور وہ بحیثیت مجموعی جملہ انعامی بانڈز رکھنے والوں سے مشروط ہے اور قرض پر ہر قسم کا مشروط نفع احادیث وفقہ کی روشنی میں بلاشبہ سود ہے۔ لہٰذا انعامی بانڈز پر نکلنے والا انعام سود ہے اس کو وصول کرنا اور اپنے استعمال میں لانا حلال نہیں ہے جتنے روپے کا انعامی بانڈ ہے بس اس قدر رقم واپس لے سکتے ہیں اگر کسی نے غلطی سے انعام کی رقم بھی وصول کر لی ہو تو انعام والی رقم کے انعامی بانڈز خرید کر جلا دے یا چاک کر کے ضائع کر دے تاکہ حکومت کی سود کی رقم واپس پہنچ جائے۔ کیونکہ اس رقم کا اصل حکم یہی ہے کہ جس سے وصول کی ہو اسی کو لوٹائے اور اصل کو لوٹانا متعذر ہو جائے تو بلا نیت ثواب کسی مستحق زکوٰۃ کو مالک اور قابض بنا کر دیدے۔ اور انعامی بانڈ کے انعام کو تجارتی انعام پر قیاس کرنا درست نہیں اسی طرح انعامی بانڈ کے لین دین کو فقہی لحاظ سے بیع قرار دینا بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ حقیقتاً یہ خرید وفروخت نہیں بلکہ قیاس

قرض کالین دین ہے۔"فی ردالمختار (قوله کل قرض جر نفعا حرام)ای اذا کان مشروطا کما علم مما نقله عن البحر عن الخلاصة) وفی الذخیرة وان لم یکن النفع مشروطا فی القرض فعلی قول الکرخی لاباس به (ص ۱۷۴، ج ۴)فی ردالمختار ولزم تأجیل کل دین الا فی سبع علی ما فی بنات الاشباہ بدلیل صرف....والسابع القرض فلا یلزم تاجیله الخ(ص ۱۸۰ ج ۴)والله اعلم،،

لاٹری کاٹکٹ خرید کرانعام حاصل کرنے کی شرعی حیثیت:۔

لاٹری کاٹکٹ خریدنے میں شرعاً چونکہ قمار کا مفہوم صادق آجاتا ہےاس لئے اس ٹکٹ کا خریدنا اوراس کا کام کرنا درست نہیں ہے باقی اگر کسی نے غلطی سے ٹکٹ خرید لیا اوراس کوانعام ملا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اپنی جمع کی ہوئی رقم تو اپنے پاس رکھ سکتا ہےاور اپنے کام میں بھی لاسکتا ہےاور اپنی جمع کی ہوئی رقم سے زائد رقم کا حکم یہ ہے کہ اگر حکومت کا کوئی غیر شرعی ٹیکس اس ٹکٹ خریدنے والے پرلاگوہوتو پہلے اس ٹیکس میں دے پھر جو رقم بچے اس رقم کواس کے وبال سے بچنے کی نیت سے غریب کودے کراپنی ملکیت سے خارج کردے۔

(نظام الفتاوی ج ۲صفحہ ۳۰۲)

اخباری معمہ کے حل پرانعام ملنے کاشرعی جائزہ:۔

اخباری معمہ کے حل پرانعام کے بارے میں دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں کی رائے یوں ہے۔

آج کل قمار کی مروجہ صورتوں میں ایک اخباری معمہ ہے اخبار یا معمہ کا ٹکٹ خرید کر معمہ پر کرنے والا گویا عوض ادا کرتا ہےاس مقابلے سے کوعوض ملتا ہےاس میں ملنے اور نہ ملنے دونوں کا اندیشہ ہے۔اس طرح خطرہ پیدا ہوگیا اوراسی کا نام قمار ہے۔نمائشوں میں بنڈ ڈبے فروخت کئے جاتے ہیں کسی میں سامان زیادہ ہوتا ہے کسی میں کم اور کسی میں بالکل نہیں لوگ پیسے دے کرخریدتے اور قسمت آزمائی کرتے ہیں یہ بالکل اسی نوعیت جوآیام جاہلیت میں تقسیم بالازلام "پانسوں کے ذریعے حصوں کی تقسیم" کی صورت میں ہوا کرتا ہے گولیاں کھیلنا پتنگیں اڑانا اوراس میں ہار جیت کی بازی لگانا اوراس پردونوں جانب سے پیسوں کی شرط لگانا بھی جوا ہے۔

لاٹری کے کاروبار میں ٹکٹ خریدنے والا اس رقم میں خودٹکٹ کومقصود سمجھ کرنہیں خریدتا بلکہ ایک پانسہ سمجھ کرخریدتا ہےعین ممکن ہے اس کے نمبر پروہ متوقع رقم یا چیز مل جائے اس لئے یہ خرید وفروخت اور تجارت نہیں ہے بلکہ جوا ہے اس کا ٹکٹ خریدنا بھی گناہ ہےاوراس کا ٹکٹ بیچنا بھی گناہ ہے۔

مفتی نعمت اللہ حقانی

دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں۔

اخلاق کا اچھا ہونا محبت الٰہی کی دلیل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(حدیث نبوی ﷺ)